حالی کی شاعری میں عربی و اسلامی اثرات

محمد سلیم

Abstract:

The article entitled:"Influence of Arabic Islamic(thoughts)in Hali's poetry"is a comprehensive study of the Arabic & Islamic elements used in Moulana Altaf Hussain Hali's poetry in Urdu.As concerned Urdu language,It is grammatically an indo_Aryan language written in Persian&Arabic scripts.The script of Urdu is modified from Persian and Arabic alphabets.Mostly Urdu poets use not only Arabic words and terminologies in their poetry but they follow Arabic & Persian poets in their style,method and thinking.

Hali was a great poet of Urdu language and was influenced by Arabic Islamic thoughts as he pointed out in his poetry.He says some verses(poetry) in Arabic and uses Arabic words,terminologies and incomplete sentences in his potry.Sometimes he says one part of verse in Arabic and second in Urdu language.His versitication is based on Arabic language and literature.There are a lot of Arabic,Quranic and Islamic words,terminologies and other rhetorical terms like as similes, metaphors and illusions in his poetry.He presented the meanings of Quranic verses and sayings of Holy prophet(peace be upon Him) in his poetry.In fact,there is no way for us to say that Hali's poetry is influenced by Arabic & Islamic literatures.

عربی اوراردو زبان وادب میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔اردو زبان وادب عربی و اسلامی اثرات سے بھر پور ہے۔اردو کا دامن وسیع کرنے میں عربی زبان و ادب کا بڑا حصہ ہے ۔ایسے علما وادبا کی کمی نہیں جنھوں نے بہ یک وقت عربی و اردو دونوں میں طبع آزمائی کی۔شاید ہی اردو کا کوئی شاعر یا ادیب ایسا ہوگا جوعربی زبان و ادب سے

متاثر نہ ہو یا جس کے کلام میں عربی اسلامی اثرات کی جھلک نہ ملتی ہو۔ اس مختصر مقالے میں ہمارا مقصد خواجہ الطاف حسین حالی کی شاعری میں عربی و اسلامی اثرات کا جائزہ لینا ہے ۔حالی کی شاعری میں عربی اسلامی اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے جن عنوانات کا خصوصی تذکرہ کیا گیا، ان میں حا لی کی شاعری میں عربی ، قرآنی، اسلامی ، حدیث النبوی ﷺ کے اثرات کے علاوہ عربی تشبیہات وترکیبات اور الفاظ وغیرہ کا استعمال شامل ہے۔

خواجہ الطاف حسین کا شجرہ نسب ان کی والدہ ماجدہ کی طرف سے انتیس واسطوں کے بعد آقا علیہ الصلوۃ والسلام اور والد ماجد کی طرف سے انتیس واسطوں کے بعد مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری سے ملتا ہے ۔(۱) ان کی پیدائش ضلع کرنال جو دہلی سے ۵۳ میل کی دوری پر واقع ہے، کے ایک پانی پت نامی قدیم گاوں کے محلّہ انصار میں ۱۲۵۳ھ المطابق ۱۸۳۷ء کو ہوئی ۔ (۲)

اردو ادب میں '' مسدس حالی'' کو جو مقام حاصل ہے، اس سے حالی کے بطور شاعر دیگر اردو شعرا میں مقام و مرتبہ کا تعین کرنا نہایت آسان ہے۔ **مسدس حالی**، 'مدوجزر اسلام' کے نام سے ۱۸۷۹ ء کو پہلی بار شائع ہوئی۔(۳) خواجہ الطاف حسین حالی کی گراں قدر تصنیفات گواہ ہیں کہ حالی نہ صرف ایک عظیم شاعر بل کہ اردو نثر نگار، نقاد اور مترجم بھی تھے، انھوں نے اپنی زندگی ایک مصلح ،دانا اور حکیم الامت کی حیثیت سے گزاری۔ن م راشد کے نزدیک حالی ایک مجتہد شاعر تھے۔(۴) کے کے عزیز کے مطابق حالی نہ صرف اردو، عربی اور فارسی زبان وادب سے شناسا تھے، بل کہ وہ انگریزی ادب سے بھی متاثر تھے، مثلاً وہ لکھتے ہیں:

> "Modern Indian literature has taken its realism from European writings.The influence of Wordsworth on Urdu poetry of the middle and late nineteenth century is clearly marked in the Nechary movement of Aligrah school in general and in Hali 's work particular."(5)

حالی نے '' مسدس'' کے مقدمے میں اظہار کیا کہ وہ چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی اصلاح کیلئے کچھ کروں۔ وہ لکھتے ہیں :

> '' یہ نظم جس میں گذشتہ اور موجودہ حالت کا صحیح صحیح نقشہ کھینچنا مدنظر تھا ، اگرچہ عام نظموں کی نسبت مبالغہ سے خالی تھی لیکن فروگزاشت سے خالی نہ تھی۔دوست کی نگاہ نکتہ چینی اور خوردہ گیری میں وہی کام کرتی ہے جو دشمن کی نگاہ کرتی ہے ،دونوں یکساں عیبوں پر خوردہ گیری اور چشم پوشی کرتے ہیں مگر دشمن اس غرض سے کہ عیب ظاہر ہوں اور خوبیاں مخفی رہیں اور دوست اس خوف سے کہ مبادا خوبیوں کا غرور عیبوں کی اصلاح سے باز رکھے۔مصنف بھی جو کہ دوستی کا دم بھرتا ہے، شاید محبت اور دل سوزی سے ہی سے قوم کی عیب جوئی پر مجبور ہوا۔''(۶)

پروفیسر ہارون الرشید لکھتے ہیں:

''حالی نہ صرف نظم و نثر میں کمال رکھتے تھے بل کہ ان کے بہت سے مقالات معاشرے کی اخلاقی اصلاح سازی پر مشتمل ہیں،ان جیسا کوئی بھی اردو کا شاعر اور نثر نگار پیدا نہیں ہوا کہ جو اخلاقیات اور معاشرتی اصلاح بھی کرتا ہو۔''(۷)

حالی چوں کہ مسلمانوں کی اصلاح چاہتے تھے لہٰذا وہ: ''مسدس'' میں ان لوگوں کی مذمت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں جو ناصحین کو ناپسندیدگی سے دیکھتے ہیں:

اسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
ہمارے کرے عیب جو ہم پہ روشن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے ان بن
سمجھتے ہیں ہم رہ نماؤں کو رہ زن
یہی عیب ہے،سب کو کھویا ہے جس نے
ہمیں ناؤ بھر کر ڈبویا ہے جس نے (۸)

مولانا حالی عربی زبان وادب سے کس قدر شناسا تھے، اس بات کا اندازہ ان کی شاعری میں مذکور عربی اشعار سے کیا جاسکتا ہے:

یقولون هل قبل الثلثین ملعب
فقلت وهل بعد الثلثین ملعب (۹)

لوگ کہتے ہیں کیا کھیل کود کا زمانہ صرف تیس برس تک کا ہی ہوتا ہے، سو میں نے کہا کیا کھیل کود کا زمانہ تیس برس کے بعد شروع ہوتا ہے۔

وکم قد رائینا من فروع کثیرة
تموت اذا لم تحیهن اصول (۱۰)

اور ہم نے کتنی سوکھی ہوئی شاخیں ایسی دیکھیں جن کی جڑیں اس قابل ہی نہ تھیں کہ وہ شاخوں کو سرسبز رکھ سکتیں۔

حالی مسدس میں نعت کا آغاز عربی شعر سے یوں کرتے ہیں:

یا ملکی الصفات و یا بشری القوی
فیک دلیل علی انّک خیر الوری (۱۱)

(اے وہ ذات اقدس) جس میں ملکوتی صفات اور انسانی قابلیتیں موجود ہیں،اور اس میں آپ کے تمام مخلوق کے سردار ہونے میں (بہت بڑی) دلیل ہے۔

نروح و نغدوا لحاجاتنا
و حاجة من عاش لا تنقضی

ویسلبه الموت اثوابه
ویمنعه الموت مایشتهی (۱۲)

ہم اپنے کاموں میں صبح سے شام تک مصروف رہتے ہیں، اور زندہ آدمی کا کام کبھی ختم نہیں ہوتا۔ موت ہی اس کے کپڑے اتراوانے کا باعث بنے گی، اور موت ہی اس کی خواہشات کے خاتمہ کا باعث بنے گی۔

حالی جدید غزلیات میں اردو اشعار کے ساتھ ساتھ عربی شعر بھی کہتے ہیں:

لا ابالی بأن یعاتبنی
کل ناس وأنت عنّی راض (۱۳)

(اے مالک) جب تو مجھ پر راضی ہے تو مجھے زمانہ بھر سے معتوب ٹھہرانے والوں کی پروا نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

کبھی کبھی حالی شعر کا ایک مصرع اردو اور دوسرا عربی زبان میں کہتے نظر آتے ہیں مثلاً:

ہے فقیہوں میں اور ہم میں نزاع
هل لنا في نزاعنا من قاض

شاعر کہتا ہے ہم میں یعنی عام مسلمان اور اس دور کے فقہا میں بعض دینی مسائل میں اختلاف ہے، اس اختلاف کو ہمارے درمیان ختم کرانے والا کوئی منصف ہے یا نہیں۔ مراد یہ کہ کیا ان مسائل کا کوئی حل ہے۔

تجھ سے ہوئی زندہ خلق جیسے کہ باراں سے خاک
خلقک خصب الزمان بعثک محیا الوری (۱۴)

اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کی پیدائش مبارک سے مخلوق خدا سے ایسے زندہ ہوئی، گویا آپ کی پیدائش کائنات کے لیے طراوت بخش اور آپ کی بعثت مخلوق کے لیے حیات بخش ہے۔

حالی کی شاعری میں قرآنی آیات سے اقتباسات ملتے ہیں، مثلاً وہ غزلیات قدیم میں کہتے ہیں:

مضمون ہے دل میں نقش ''لدینا مزید'' کا
کونین سے بھرے گا نہ دامن امید کا
دوزخ ہے گر وسیع تو رحمت وسیع تر
''لا تقنطوا'' جواب ہے ''هل من مزید'' کا (۱۵)

پہلے شعر میں ''لدینا من مزید'' سورہ ق کی آیت نمبر ۳۵ سے اور دوسرے شعر میں ''لا تقنطوا'' سورہ الزمر کی آیت نمبر ۵۳ سے اقتباس ہے۔

حالی کے اشعار میں قرآنی تلمیحات بھی موجود ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں:

بہت دن چاہیں یوسف کو کہ تا پہنچے زلیخا تک
نکل کر چاہ کنعاں سے ابھی رہنا ہے زنداں میں (۱۶)

حالی کی شاعری میں قرآنی ترکیبات کا استعمال بہ کثرت ملتا ہے، جو مولانا حالی کی قرآنی تعلیمات کے بارے میں مہارت کا منھ بولتا ثبوت ہے، مثلاً وہ کہتے ہیں:

اولوالعلم ہیں ان میں یا اغنیا ہیں
طلبگارِ بہبود خلق خدا ہیں
اولوالفضل یاں اٹھے سراج کتنے
ابوالوقت یاں گزرے حلاج کتنے
آتا ہے وقت انصاف کا نزدیک ہے یومِ حساب
دنیا کو دینا ہو گا ان حق تلفیوں کا جواب
ہو گئے تیرے محدث راہیِ دار السلام
کر گئے دنیا سے رحلت تیرے مفتی اور امام (۱۷)

مذکورہ بالا شعر میں ''اولوالعلم''، یعنی اہل علم، قرآنی ترکیب ہے، اور سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ سے اقتباس ہے، جبکہ دوسرے شعر میں ''**اولوالفضل**''، یعنی اہل فضل و بزرگی، سورہ النور کی آیت نمبر ۲۱ سے اقتباس ہے۔ تیسرے شعر میں عربی ترکیب ''یوم الحساب'' اور یہ آیت کریمہ قرآن کریم میں چار مقام پر آئی ہے مثلاً سورہ غافر کی آیت نمبر ۲۷ اور سورہ ص کی آیت نمبر ۱۶، ۲۶ اور ۳۵ میں یہ قرآنی کلمات بیان ہوئے ہیں۔ تیسرے شعر میں مذکورہ ترکیب ''دارالسلام'' کا قرآن کریم میں دو مرتبہ بیان ہوا مثلاً سورہ الانعام کی آیت نمبر ۱۲۷ اور سورہ یونس کی آیت نمبر ۲۵ میں ان قرآنی کلمات کا ذکر ہے۔

حالی کے بعض اشعار میں قرآن کریم سے ماخوذ مرکب توصیفی کی مثالیں بھی ملتی ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں:

دل کو بھاتی ہے گاہ بن کے حور
گاہ دکھاتی ہے شراب طہور
وہ شاہ جس کا عدو جیتے جی جہنم میں
عداوت اس کی عذاب الیم جاں کے لیے (۱۸)

مذکورہ بالا اشعار میں ''**شراب طہور**'' اور ''**عذاب الیم**'' دونوں مرکب توصیفی ہیں جن میں ایک صفت اور دوسرا عدد موصوف ہے، یعنی پاکیزہ شراب اور دردناک عذاب۔

مولانا حالی ہندوستانی علمائے دین اور اہل تصوف کا ذکر اپنے اشعار میں کچھ یوں کرتے ہیں:

ہو نہ بینا تو فرق پھر کیا ہے
چشمِ انسان و چشم نرگسِ میں
بے قدم دم ہیں خانقاہوں میں
بے عمل علم ہیں مدارس میں

دین اور فقر تھے کبھی کچھ چیز
اب دھرا کیا ہے اس میں اور اس میں (۱۹)

حالی زمانۂ جاہلیت کی بت پرستی کا ذکر کرتے ہوے عقیدہ توحید کا پیغام دیتے ہیں:

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ہبل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزیٰ پہ وہ نائلہ پہ فدا تھا
اسی طرح گھر گھر نیا اک خدا تھا (۲۰)

حالی ''مسدس'' میں تقابل ادیان کرتے ہوے عقیدہ توحید کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے (۲۱)

حالی اپنے بعض اشعار میں قرآن کریم کی آیات کا مفہوم بخوبی ادا کرتے ہوے نظر آتے ہیں مثلاً وہ سورہ القصص کی آیت نمبر ۸۸ (**کل شئی ھالک الّا وجھه**) کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

سوا اس کے انجام سب کا فنا ہے
نہ کوئی رہے گا نہ کوئی رہا ہے (۲۲)

دین اسلام میں غصہ پی جانے اور عفو و درگزر کرنے کو مومن کی خوبی قرار دیا گیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے (والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ (۲۳) اور وہ غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہوتے ہیں ۔امام سیوطی ''تفسیر الجلالین'' میں لکھتے ہیں:

''الکافین عن امضائه مع القدر،(والعافین عن النّاس)من ظلمهم أي تارکین عن

عقوبتهم"(۲۴) یعنی وہ قدرت کے باوجود (غصہ کی تنفیذ) سے رک جانے والے اور لوگوں کے ظلم سے درگزر کرنے والے ہوتے ہیں۔

محمد لقمان اپنی اردو تفسیر قرآن میں اس آیت کریم کی تشریح کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"امام احمد نے جاریہ بن قدامہ السدی سے روایت کی ہے انھوں رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ؛"اے اللہ کے رسولؐ؛ مجھے کوئی نفع بخش بات بتایئے لیکن زیادہ لمبی نہ ہو تا کہ میں اسے یاد کرلوں تو آپ نے فرمایا: غصہ مت کرو، صحابی نے بار بار اپنا سوال دہرایا، اور ہر بار آپ نے ان سے یہی کہا: غصہ مت کرو، اہل جنت کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی ان سے بدسلوکی کرتا ہے تو وہ اسے معاف کر دیتے ہیں۔"(۲۵)

حالی قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں:

غصہ غصے کو اور بھڑکاتا ہے
اس عارضہ کا علاج بے مثل نہیں
ارشاد ہوا بندہ ہمارا وہ ہے
جو لے سکے اور نہ لے بدی کا بدلہ (۲۶)

اسی طرح حالی کی شاعری میں احسان کرنے اور اسے نہ جتانے کے مفہوم کی وضاحت یوں کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (**یایھاالذین امنو الا تبطلوا صدقتکم بالمنّ والأذی**)(۲۷)

اے ایمان والو احسان جتا کر اور تکلیف دے کر اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔

احسان کے ہے گر صلہ کی خواہش تم کو
تو اس سے یہ بہتر ہے کہ احسان نہ کر
کرتے ہو گر احسان تو کر دو اسے عام
اتنا کہ جہاں میں کوئی ممنون نہ ہو (۲۸)

مختصراً یہ کہ حالی اپنی شاعری میں اسلامی وقرآنی موضوعات کو خوب صورت انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان موضوعات میں اخوّت وبھائی چارہ، ایک دوسرے کے ساتھ تعاون ومدد کرنے کا درس، ایک دوسرے سے رحم دلی، سخاوت ودریا دلی کا مظاہرہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

حالی کی شاعری میں احادیث نبوی ﷺ کی تلمیحات اور اصطلاحات کا استعمال بھی ملتا ہے مثلاً وہ شماتت، کہانت اور حکمت کا ذکر کرتے ہیں۔ شماتت سے مراد کسی کی مصیبت پر خوش ہونا، کسی کی دل آزاری کرنا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے شماتت سے مسلمانوں کو منع فرمایا، امام نسائی آقا علیہ السلام کی حدیث کو یوں بیان کرتے ہیں:

"**عن عبد اللہ بن عمر رضی اللّٰہ عنھما: انّ رسول اللّٰہ ﷺ... کان یدعوابھولاء الکلمات: اللّٰھم انّی أعوذبک من غلبۃ الدین وغلبۃ العدوو شماتۃ الأعداء**"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ اللہ کے رسولﷺ ان الفاظ سے دعا کیا کرتے تھے۔ (اے اللہ) میں قرض کے غلبہ اور دشمنوں کی ہنسائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ (۲۹)

شماتت کے بارے حالی کا شعر ملاحظہ ہو:

شماتت سے دل بھائیوں کا دکھانا
یگانوں کو بیگانہ بن کر چڑانا (۳۰)

کہانت ایک جاہلی رسم تھی جس سے اللہ کے رسولﷺ نے مسلمانوں کو منع فرمایا۔ امام بیہقی نے اپنی حدیث کی کتاب میں ایک مکمل باب بعنوان: ''ماء جاء فی النھی عن الکھانۃ۔۔۔'' باندھا ہے۔ حدیث مبارکہ کے الفاظ یوں ہیں: ''والکاھن ھو الّذی یاخذ عن مسترق السّمع،وقیل ھو الّذی یخبر عما فی الضمیر'' (۳۱) کاہن سے مراد وہ شخص جو بات چوری کرنے والے سے بات اخذ کرنے والا ہو اور بعض کا قول یہ ہے کہ ضمیر کی خبر دینے والا۔ حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

''منع النبیﷺ الناس عن الکھانۃ ورھبھم عنھا فقال:من اتی کاھناً فصدقہ بمایقول فقد برئی ممّانزل علی محمدﷺ'' (۳۲)

رسول اللہﷺ نے لوگوں کو کہانت سے منع فرمایا اور اس سے ڈرایا، پس آپ نے فرمایا جو کوئی کاہن کے پاس گیا اور اور اسکی تصدیق کی پس اس نے محمد رسول اللہﷺ پر اتاری گئی ہر چیز سے انکار کر دیا یعنی برأت کا اظہار کر دیا۔ حالی کہانت بارے یوں کہتے ہیں:

جہالت کی رسمیں مٹا دینے والے
کہانت کی بنیاد ڈھا دینے والے (۳۳)

حکمت مومن کی گم شدہ میراث ہے اسے جہاں پاؤ لے لو حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

''الحکمۃ ضالۃالمومن فحیث وجدھا فھو احق بھا'' (۳۴)

حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے جہاں ملے (مومن) اس کا زیادہ حق دار ہے۔

حالی اپنے شعر میں مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کے مفہوم کو یوں بیان کرتے ہیں:

کہ حکمت کو اک گمشدہ لال سمجھو
جہاں پاؤ اپنا اسے مال سمجھو (۳۵)

حالی کے اشعار میں احادیث رسولﷺ سے اقتباسات وتراکیب کا استعمال ملتا ہے مثلاً ''خیر القرون''، ''الدین یسیر'' وغیرہ۔ ان عربی تراکیب کا استعمال حالی یوں کرتے ہیں:

وہ عہد ہمایوں جو خیر القروں تھا
خلافت کا جب تک کہ قائم ستوں تھا
گواہ ان کی نرمی کا قرآں ہے سارا
خود ''الدین یسر'' نبیؐ نے پکارا (۳۶)

مذکورہ بالا اشعار میں ''خیر القرون'' اور الدین یسیر'' کے اقتباسات درج ذیل احادیث سے ماخوذ ہے۔

''قال النبی المخبر الصادقﷺ خیر القرون قرنی ثمّ الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم''۔(۳۷)

تمام زمانوں میں سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں یوں بیان ہوا:

''خیر امّتی قرنی ثم الّذین یلونهم ثم الّذین یلونهم''۔(۳۸)

میری امت کا بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں۔

اسی شعر کے دوسرے مصرع میں ''الدّین یسر'' کی ترکیب استعمال ہوئی ہے، اور یہ الفاظ درج ذیل حدیث سے لیے گئے ہیں:

''عن ابی هریرةر ضی اللّه عنه عن النبی ﷺقال :''ان الدین یسر ولن یشّاد الدین احد الّا غلبه فسددوا وقاربوا وبشروا واستعینوا بالغدوة والروحة وشئی من الدلجة۔''(۳۹)

بے شک دین سراسر آسان ہے اور جو بھی دین میں سختی کرنے کی کوشش کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے گا، پس تم درست (سمت میں) چلتے رہو اور قریب قریب رہو اور خوش خبری دو اور صبح وشام کے اوقات میں (اللہ تعالی سے) مدد چاہو اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔

حالی کی اردو شاعری میں بعض احادیث کے مفہوم کو بخوبی بیان کیا گیا ہے، مثلاً حدیث نبویﷺ ہے:

''ارحم من فی الأرض یرحمک من في السّماء''۔(۴۰)

اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا تجھ پر رحم کرے گا۔

حدیث نبویﷺ کے اس مفہوم کو حالی یوں بیان کرتے ہیں:

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر (۴۱)

ابن عباس سے روایت ہے:

''عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما انّ رسول اللہ ﷺ قال لرجل ھو یعظہ: اغتنم خمساً قبل خمس؛شبابک قبل ھرمک،وصحتک قبل سقمک،وغناک قبل فقرک وفراغک قبل شغلک،و حیاتک قبل موتک.''(۴۲)

ابن عباسؓ سے روایت بیان کی جاتی ہے ،بیشک رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کی،(پانچ چیزوں کو پانچ سے قبل)غنیمت سمجھ، جوانی کو محرومی سے پہلے،صحت کو بیماری سے پہلے،امیری کو فقیری سے پہلے،فراغت کو مصروفیت سے پہلے،اور زندگی کو موت سے پہلے۔

اس مفہوم کو حالی اشعار میں یوں بیان کرتے ہیں :

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی، بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت (۴۳)

مولانا حالی کی شاعری میں زمانہ جاہلیت کی تلمیحات ملتی ہیں۔مثلاً وہ کہتے ہیں:

تھے موجود ادیبوں میں
اخطل و اعشیٰ کے ہمتا (۴۴)

اخطل کا اموی دور کے تین بڑے شعرا میں شمار ہوتا ہے،اس کا نام غیاث بن غوث تغلبی اور کنیت ابو مالک تھی ۔ابن قتیبہ لکھتے ہیں :

''وکان الاخطل یشبہ من شعراء الجاھلیۃبالنابغۃ الذبیانی۔''(۴۵)

اخطل جاہلی شعرا میں نابغہ ذبیانی سے ملتا جلتا تھا۔

اعشیٰ جاہلی دور کا عظیم شاعر تھا، اس کا نام میمون بن قیس تھا جو عرب کے علاقہ یمامہ میں پیدا ہوا۔اس کا لقب اعشیٰ تھا،اسے ''صناجۃ العرب'' (یعنی عربوں کا باجا) کے نام سے تاریخ عربی ادب میں یاد کیا جاتا ہے۔اس کی شاعری میں عرب کے قبیلہ بائدہ اور ایرانی بادشاہوں کی کہانیاں واضح نظر آتی ہیں۔(۴۶)

زمانہ جاہلیت کے بعض عربی شعرا کے کلام میں فارسی زبان وثقافت کے اثرات بڑے نمایاں ہیں، ان شعرا میں امرالقیس ،اعشی بن قیس ،لقیط بن معمر ،حضرت حسان بن ثابت اور حارث بن حلزہ ،وغیرہ شامل ہے۔ان عرب شعرا کے علاوہ عباسی دور کے عرب شعرا کے کلام میں بھی ایرانی بادشاہوں کے نام اور کارناموں کے علاوہ ایرانی تشبیہات بدرجہ اتم موجود ہیں،ان عرب شعرا اور مولانا حالی میں فارسی اثرات کے لحاظ سے ایک بات مشترک نظر آتی ہے اور وہ ایرانی تشبیہات کا بیان،مثلاً وہ کہتے ہیں:

اک کہانی پیرزن کی رہ گئی
راج کسریٰ کا رہاباقی نہ پاٹ (۴۷)

ایرانی تشبیہات کے علاوہ حالی کی شاعری میں ان عباسی خلفا کا تذکرہ بھی ملتا ہے جنھوں نے ایرانی ثقافت کے عناصرکوعربی زبان وثقافت کا حصہ بننے میں مدد دی۔مثلاً وہ کہتے ہیں:

منصور نے یہ جعفر صادق سے عرض کی
محتاج ہے ہمیشہ ناصح کا ہر بشر
متوکل کا تیر چڑیا پر
ہو گیا اتفاق سے جو خطا
کہتے ہیں خدّام ماموں کے بہت گستاخ تھے
ایک دن خادم کی گستاخی پہ ماموں نے کہا
ہاروں نے کہا مصر لگا جب ہاتھ اس کے
فرعون کا تھا مصر ہی نے مغز چلایا (۴۸)

عباسی خلفا میں ابوجعفر منصور بنوعباس کا چوتھا خلیفہ تھا۔امام سیوطی لکھتے ہیں:

’’مهدی بن منصور،وقال الذهبی؛وکان یتناول المسکر ویلعب ویرکب حمارا...وکان مع ذلک فصیحاقادراعلی الکلام ادیباًتعلوه هیبةوله سطوة وشهامة،،(۴۹)

مہدی بن منصوراور(امام) ذھبی نے کہا،وہ نشہ کرتا،کھیلتااور گدھے پر سواری کیا کرتا تھااور اس کے ساتھ ساتھ وہ بڑا فصیح اللسان اور قادر الکلام تھا اس کی بڑی ہیبت اور رعب ودبدبہ تھا۔توکل علی اللہ بن معتصم بن رشید جو بنوعباس کا دسواں خلیفہ تھا،اور اس کا عہد۲۳۲ھ سے ۲۴۷ھ تک تھا۔(۵۰) مامون الرشید بن مہدی امام سیوطی کے مطابق علم فقہ اورعربی زبان وادب میں دسترس رکھتا تھااور یہ ساتواں عباسی خلیفہ تھا(۵۱)۔ ہارون الرشید بن مہدی جو پانچواں خلیفہ تھا اور اس کا عہد خلافت ۱۷۰ھ سے۱۹۳ھ تک تھا۔امام سیوطی اس بارے لکھتے ہیں:

’’وکان من امیز الخلفاء واجل ملوک الدنیاوکان کثیر الغزووالحج۔۔۔،،(۵۲)

مولانا حالی حکمت ودانائی اوراخلاقیات پرمبنی شعر کہنے والوں کی تعریف یوں کرتے نظر آتے ہیں۔ وہ اسلامی تعلیمات سے نہ صرف متاثر بل کہ اس کے داعی دکھائی دیتے ہیں۔

ہوے ان کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی ان کے خطبوں سے دنیا میں ہلچل (۵۳)

حالی کی شاعری میں قرآنی واسلامی تلمیحات بدرجہ اتم موجود ہیں،مثلاً وہ کہتے ہیں :

اگر چھوڑا کمند جذبہ عشق زلیخا نے
نہ رہنے دے گا حسن خود نما یوسف کو کنعاں میں
رہ گیا نام سجّاح کذب میں ضرب المثل
اسود وابن کثیر خوار ہوے برملا (۵۴)

سجاح اس جھوٹی مدعیہ نبوّت کا نام ہے،جس نے اسلامی دور میں دیگر جھوٹے مدعیان نبوت جن میں اسود عنسی اور ابن کثیر شامل ہیں کی طرح نبوت کا دعوی کیا۔سجاح بہت جھوٹی تھی اس لیے اس کا جھوٹ بولنا ضرب المثل ہو گیا۔

عربی اقتباسات میں سے ''تعرف الأ شیاء بالأ ضداد، ہر چیز اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے:

تجھ پہ صلوٰۃ و سلام ربّ السمٰوٰت سے
روز شب و صبح و شام قدر رمال و حصی
عوام الناس کا ہو گا جنہیں منہ
انہیں خاصوں پہ منہ آنا پڑے گا (۵۵)

حالی کی شاعری میں عربی الفاظ کی بھر مار ہے، اکثر عربی الفاظ کا استعمال بعینہ کرتے ہیں مثلاً صلوٰۃ وسلام، رب السمٰوٰت،عوام الناس،رمال وحصی۔ (قدر رمال وحصی عربی اقتباس ہے جس کا مطلب ہے :ریت کے ذرات اور سنگریزوں کے برابر)،کبھی وہ ایک ہی عربی مادہ سے ماخوذ مختلف الفاظ کا استعمال کرتے ہیں،کبھی کبھی وہ عربی لفظ کو بعض حروف کی تبدیلی کے ساتھ استعمال کرتے نظر آتے ہیں، مثلاً وہ کہتے ہیں:

کہا فتیلۂ اقرار باللساں ہے ضرور
جہاں ہو آتش تصدیق و روغن اعمال
آخرش کوٹھی پہ پہنچے جا کے دونوں پیش وپس
ضارب اپنے پاوں اور مضروب ڈولی میں سوار
عافیت کی قدر ہوتی ہے مصیبت میں سوا
بے نوا کو ہے زیادہ قدر دینار و درم (۵۶)

ان اشعار میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حالی نے عربی سہ حرفی مادہ ض،راورب سے ماخوذ دو الفاظ کا ساتھ ساتھ استعمال کیا، مثلاً ضارب اسم فاعل کے طور پر اور مضروب اسم مفعول کے طور پر ،اسی طرح دوسرے شعر میں عربی لفظ درھم کی بجاے درم لکھا۔یہ بات عیاں ہے کہ حالی عربی شناس تھے اور عربی زبان کے قواعد کو بھی بخوبی جانتے تھے۔

مختصراً ہم کہ سکتے ہیں کہ مولانا حالی اسلامی شاعر تھے۔انھوں نے عربی زبان میں بھی چند اشعار کہے ،اس کے علاوہ ان کی اردو شاعری میں بکثرت عربی کلمات،تلمیحات ،استعارات اور دیگر عربی ادبی اصطلاحات کا استعمال ہے۔وہ نہ صرف اپنی شاعری میں قرآن کریم کی آیات سے اقتباسات پیش کرتے ہیں بل کہ بعض قرآن کریم کی

آیات کا مفہوم بخوبی اشعار کی صورت میں بیان کرتے ہیں۔وہ بعض احادیث کے مفہوم کو بڑی مہارت سے اپنے اشعار میں بیان کرتے ہیں۔مولانا حالی کی شاعری میں اصلاحی پہلو نمایاں ہیں اور اس میں اسلامی تعلیمات کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔وہ زمانہ جاہلیت کے علاوہ اموی اور عباسی دور کے عرب شعرا کا تذکرہ کرتے ہیں ۔مولانا حالی اپنی شاعری میں تاریخ اسلام کے پہلوؤں پر تلمیحات و استعارات کی صورت میں روشنی ڈالتے ہیں۔مولانا کی شاعری میں ان کے دور کی جھلک بھی نظر آتی ہے، وہ بعض انگریزی الفاظ و اصطلاحات کا استعمال بھی کرتے ہیں ۔وہ اس دور کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بڑے دل کش انداز میں کھینچتے ہیں۔

حواشی ومصادر:

(۱) شیخ محمد اسماعیل پانی پتی:تذکرہ حالی ،لاہور،مجلس ترقی ادب ،۲۰۰۴م ص:۹۱،۲۰

(۲) مالک رام:تلامذہ غالب ،دہلی ،مکتبہ جدید،سنہ اشاعت درج نہیں ،ص:۱۴۳

(۳) حالی ،الطاف حسین:کلیات نظم حالی :لاہور،مجلس ترقی ادب ،۱۹۶۸ء،ص:۳۶

(۴) ن م راشد:مقالات راشد (تحقیق:شیما مجید) اسلام آباد،الحمراء پبلشنگ،۲۰۰۲م ،ص:۲۹۹

(5) K K Aziz: ***The british in India***, Islamabad, National Commission on Historical and Cultural research ,p:237.1976.

(۶) حالی ،الطاف حسین:کلیات نظم حالی :لاہور،مجلس ترقی ادب ،شفیق پریس ،مطبعہ عالیہ،ط:۱،۱۹۶۸ء،ص:۳۱

(۷) پروفیسر ہارون الرشید:اردو اسلامی ادب ، لاہور، اسلامک پبلی کیشنز، ج:۲،ص:۴۲،۴۳

(۸) خواجہ الطاف حسین حالی:مسدس حالی ،ص:۶۹

(۹) حالی،الطاف حسین:کلیات نظم حالی ،ص:۳۵

(۱۰) نفس المصدر،ص:۳۸

(۱۱) نفس المصدر

(۱۲) نفس المصدر،ص:۴۸

(۱۳) نفس المصدر

(۱۴) نفس المصدر،ص:۱۲۸،۸۹

(۱۵) حالی ،الطاف حسین: کلیات نظم حالی ،ص:۵۷۔۵۸

(۱۶) نفس المصدر،ص:۶۸

(۱۷) نفس المصدر

(۱۸) نفس المصدر

(۱۹) حالی ،الطاف حسین: کلیات نظم حالی ،ص:۶۸
(۲۰) خواجہ الطاف حسین حالی: مسدس حالی ،ص:۴۷
(۲۱) نفس المصدر،ص:۸۸
(۲۲) نفس المصدر،ص:۱۱۲
(۲۳) آل عمران:۳۴
(۲۴) سیوطی، جلال الدین محمد بن احمد، عبد الرحمن بن ابی بکر:تفسیر الجلالین،القاھرۃ،الناشر،دار الحدیث،ط:۱،ص:۱۳۴
(۲۵) سلفی ،محمد لقمان: تیسیر الرحمن لبیان القرآن ،ریاض ،دار الداعی،ط:۲،ص:۲۰۸،۱۴۲۳ھ،۲۰۰۲م۔
(۲۶) حالی،الطاف حسین: کلیات نظم حالی ،ص۱۴۵
(۲۷) البقرۃ:۲۶۴
(۲۸) حالی،الطاف حسین: کلیات نظم حالی ،ص۱۴۵
(۲۹) نیشاپوری، ابو عبدالله محمد بن عبدالله: المستدرک علی الصحیحین، تحقیق؛ مصطفی عبد القادر عطا،بیروت،،دارالکتب العلمیة، ط: ۱، ج: ۱، ۱۴۱۱ھ، ۱۹۹۰م، ص: ۲۱۳
(۳۰) حالی،الطاف حسین: کلیات نظم حالی ،ص۱۴۵
(۳۱) البیھقی،ابو بکر احمد بن حسین بن علی:السنن الکبری و فی ذیله الجوهرالنقی ،حیدر آباد،دائرۃ المعارف النظامیة الکائنة فی الهند، ط: ۱، ج: ۱۰، ۱۳۴۴ھ
(۳۲) الهندی،علی بن حسام المتقی:کنز العمال فی سنن الاوال و الافعال ،بیروت،موسسة الرسالة، ج: ۶،ص: ۱۳۵، ۱۹۸۹ھ م.
(۳۳) حالی ،خواجہ الطاف حسین:مسدس حالی ،ص:۵۷
(۳۴) سیوطی،جلال الدین: الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر، تحقیق:یوسف النبهانی ،بیروت دار الفکر،ط: ۱، ج: ۲،ص: ۳۱۸
(ب)ابن اثیر،مجد الدین،ابو سعادت المبارک بن محمد الجزری: جامع الاصول فی احادیث الرسول ﷺ،تحقیق:عبد القادر الارنووط، مکتبة الحلوانی ،ط: ۱، ج:۸،ص: ۸
(۳۵) حالی،الطاف حسین: کلیات نظم حالی ،ص:۲۶۷
(۳۶) نفس المصدر
(۳۷) عسقلانی،احمد بن حجر: اطراف المسند---، بیروت،دار ابن کثیر، ج:۵، ص: ۱۱۳
(ب)محمد بن فتوح الحمیدی: الجمع بین الصحیحین البخاری ومسلم، تحقیق :علی

حسين البواب بيروت،دار النشر، ط:۲، ج: ص:۲۱۲،۲۲۳،۱۴۲۳ھ۲۰۰۲م

(۳۸) ابو بكر احمد بن حسين بن على: السنن الكبرى وفى ذيله الجوهر النقى،ومؤلّف الجوهرالنقى:علاء الدين على بن عثمان الماردينى الشهير بابن التركمانى،حيدر آباد،مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة فى الهند ببلدة حيدر آباد، ط:۱، ج:۱۰، ۱۳۴۴ھ، ص:۷۴

(۳۹) محمد بن فتوح الحميدى: الجمع بين الصحيحين البخارى ومسلم،تحقيق :على حسين البواب بيروت،دار النشر،ط:۲،ج:ص:۱۸۳

(۴۰) محمد بن عبد الله: المستدرك على الصحيحين، تحقيق:مصطفى عبد القادر عطا،بيروت،دار الكتب العلمية،ط:۱،ج:۴،ص:۲۷۷،۱۴۱۱ھ۱۹۹۰م(ب)ابن ابى شيبه:المصنف ابن ابى شيبه،بيروت،دارلفكر،ج:۶،ص۱۷۶

(۴۱) الطاف حسین حالی:مسدس حالی،ص:۵۰

(۴۲) بيهقى،ابو بكر احمد بن الحسين: شعب الايمان، تحقيق :محمد السعيد بسيونى زغلول ،بيروت ،دار الكتب،ط:۱،ج:۷،ص:۲۶۳

(۴۳) حالی،خواجہ الطاف حسین: مسدس حالی،ص:۴۹

(۴۴) حالی،الطاف حسین:کلیات نظم حالی،ص:۱۴۵

(۴۵) ابن قتيبه: الشعر والشعراء، ض:۱،ص:۹۱ http:\\www.alwarq.com

(۴۶) دارالصادر:دیوان اعشی،بیروت،مقدمہ،۲۰۰۸ء۔

(۴۷) حالی،الطاف حسین:کلیات نظم حالی،ص:۱۰۷

(۴۸) حالی،الطاف حسین:کلیات نظم حالی،ص:۲۱۲،۲۱۱،۲۱۳

(۴۹) سيوطى،جلال الدين: تاريخ الخلفاء، مصر،مطبعة السعادة،ط:۱،ج:۱،۱۳۷۱ھ۱۹۵۲م،ص:۳۰۱

(۵۰) نفس المصدر

(۵۱) نفس المصدر،ج:۱،ص:۲۶۸

(۵۲) سيوطى،جلال الدين:تاريخ الخلفاء،ج:۱،ص:۲۴۹

(۵۳) خواجہ الطاف حسین حالی: مسدس حالی،ص:۸۶

(۵۴) خواجہ الطاف حسین حالی: مسدس حالی،ص:۶۹،۹۱

(۵۵) حالی،الطاف حسین:کلیات نظم حالی،ص:۹۱،۹۹

(۵۶) نفس المصدر:ص:۱۷۲،۱۸۱

OOO